پاکٹ KC-33

فصلوں کی بائیوٹیکنالوجی کا ابلاغ

فصلوں کی بائیوٹیکنالوجی، پیداوار میں اضافے کے حوالے سے بے شمار ممکنہ سائنسی امکانات میں سے ایک امکان ہے تاہم اس کے ٹھوس اور دیرپا فوائد کی وجہ سے اس میں لوگوں کی دلچسپی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ۲۳ ممالک سے تعلق رکھنے والے تقریباً ۱۲ ملین کسانوں نے ۱۱۴ ملین ہیکٹر پر بائیوٹیک فصلوں کی کاشت کی ہے۔ (جیمس ۲۰۰۷ء) تاہم اس کے ساتھ ہی اس سے متعلق خدشات اور تحفظات نے اس کو تنازعات کے گرداب میں پھنسا دیا ہے۔ مختلف مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے طبقات کی جانب سے سائنسی، سیاسی، معاشی، اخلاقی، ثقافتی اور یہاں تک کہ مذہبی نقطۂ نظر پیش کیے جاتے ہیں۔ اس کے معاشرتی اور اخلاقی اطلاعات نے اس کو عوامی پالیسی کا نکتہ بنا دیا ہے۔

بائیوٹیکنالوجی سے متعلق مسائل اور پریشانیوں سے متعلق سائنسی بنیادوں پر ٹھوس بحث شروع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس پر لگائے جانے والے الزامات کا درست جواب دیا جا سکے، اس حوالے سے مسلمہ اطلاعات مختلف اسٹیک ہولڈرز کو معروضی اور شفاف بحث میں حصہ لینے کے قابل بنا سکتی ہیں۔ گفتگو اور باہمی تعلق عالمی برادری کو فصلوں کی بائیوٹیکنالوجی کے خواص کو سمجھنے میں مدد دے گی اور عوام میں اس کی قبولیت کو یقینی بنائے گی۔

بائیوٹیکنالوجی کے حوالے سے خیالات میں بہتری لانے اور اس کی مصنوعات لوگوں کو ذاتی زندگی کو کس طرح بہتر بنائیں گی، اس بات کو عوام تک پہنچانے کے لئے عوامی سطح پر اس کا ابلاغ ضروری ہے۔ Traynor et. al (2007) نے عوامی ابلاغ کے حوالے سے چند اہداف کی نشاندہی کی تھی اس میں پہلا یہ ہے کہ فیصلہ ساز افراد اور اداروں کو یہ باور کروایا جائے کہ بائیوٹیکنالوجی ماحول یا انسانوں یا جانوروں کی صحت کو ناقابل قبول خطرات میں جھونکے بغیر زرعی پیداواریت کو بڑھانے کا اہم ذریعہ ہے چنانچہ اس سے معاشی نمو کی رفتار بڑھے گی۔ نیز عوام کے نمائندوں کو بائیوٹیکنالوجی کے مناسب استعمال کے حوالے سے درست معلومات کے ساتھ باخبر فیصلے کرنے کے قابل بنانے کے لئے اس کے فوائد، نقصانات، خطرات اور اثرات سے آگاہ کیا جانا ضروری ہے۔

ابلاغ اہم کیوں ہے:

سائنسی ابلاغ کے لئے بالعموم اور بائیوٹیکنالوجی کے ابلاغ کے لیے بالخصوص واضح حکمت عملی وضع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ معلومات اور تجربات کا تبادلہ ہو سکے اور اس سے منسلک افراد اور گروہ اس حوالے سے فیصلہ سازی کر سکیں کہ بائیوٹیکنالوجی کو کیسے، کب اور کہاں استعمال کیا جائے۔

چنانچہ فصلوں کی بائیوٹیکنالوجی کے لیے multi stake holder process یا گفتگو کی ضرورت ہے تاکہ فصلوں کی بائیوٹیکنالوجی کے لئے عوامی قبولیت کو یقینی بنایا جا سکے اور انھیں نئی پالیسیوں کا حصہ بنایا جا سکے۔ مختلف بکھرے ہوئے خیالات کو مجتمع کرنے کے لئے مباحثوں کو شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ اس حوالے سے معلومات تیار کرنے اور اس کی تصدیق کرنے کے لئے مختلف اسٹیک ہولڈرز کی شمولیت ٹیکنالوجی کے ذمہ دارانہ استعمال کو یقینی بنائے گی اور اس کو اختیار کرنے کے حوالے سے عوام کی رائے بھی شامل ہو سکے گی۔

۲۰۰۷ء میں saner نے ان وجوہات کو بیان کیا جن کی وجہ سے عوام کی شمولیت ضروری ہے ان وجوہات میں بہتر بنائی گئی عوامی پالیسی، زیادہ باخبر اور اس میں شریک عوام، انضباطی فیصلوں کے لئے ٹھوس عوامی حمایت، اور حکومت کے اوپر عوام کا زیادہ سے زیادہ اعتماد شامل ہے۔ چنانچہ سائنسی ابلاغ میں مندرجہ ذیل سرگرمیاں شامل ہیں۔ کسی پالیسی یا پروگرام کو سمجھانے کے لئے عوام کو اطلاع یا تعلیم دینا، ابلاغ کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اطلاعات جمع کرنا، اسٹیک ہولڈرز کے درمیان گفتگو یا مباحثہ منعقد کروانا، مشترکہ ایجنڈا تیار کرنے اور مختلف انتخابات وضع کرنے کے عمل میں شہریوں کو شامل کرنا اور اسٹیک ہولڈرز کے درمیان معاہدوں میں شریک ہونا۔

ابلاغی سرگرمیوں کے نفاذ کے لیے درکار اقدامات:

ابلاغی سرگرمیوں کو نافذ کرنے کے لیے پانچ اہم مراحل ہیں، یہ عمل دائروی ہے کیونکہ دوبارہ جانچ اور دوبارہ درستگی کے مسلسل عمل کے ذریعے جاری رہتا ہے (2003) Versoza نے مندرجہ ذیل مدارج بیان کئے ہیں۔

Assessment جائزہ:

اس مرحلے میں ابلاغی حکمت عملی کی رہنمائی کے لئے اطلاعات کا حصول شامل ہوتا ہے اس میں مطلوبہ رویے، کلیدی پیغامات، سامعین یا اسٹیک ہولڈرز تک پہنچنا، ابلاغی چینل تک پہنچنا، اور ابلاغی سرگرمیوں کو نافذ کرنے کے لئے مخصوص یونٹ تک پہنچنا شامل ہے۔

مواد کی تیاری اور ری ٹیسٹنگ (Material Development and Prestesting):

ابلاغی مواد کی ترسیل اور پھیلاؤ خواہ وہ پرنٹ، ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے ذریعے ہو یا بین الشخصی ابلاغ کے ذریعے ہو اس کا انحصار نہ صرف معیار اور وقت پر ہوتا ہے بلکہ بہتر معاون خدمات کے اوپر بھی ہوتا ہے۔

جائزہ و نگرانی (Monitoring and Eoluation):

ان کو بیک وقت پیغام کے جوابی ردعمل، رویوں، عقائد، معلومات اور انداز میں آنے والی تبدیلیوں کے ساتھ جاری رکھا جاتا ہے۔
یہ طریقہ درمیانی مرحلے میں تصحیح کو ممکن بناتا ہے اور ابلاغ کے اجزا کو بہتر بنانے کے مواقع فراہم کرتا ہے آخری جائزہ مستقبل میں ابلاغ کے پروگرام کے حوالے سے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

بائیوٹیکنالوجی کے حوالے سے شعور اور فہم کے فروغ کے لئے کون سی ابلاغی سرگرمیاں بہتر ہیں؟

بائیوٹیک کی ابلاغی حکمت عملیوں کو ہر ملک اپنے سیاسی اور ثقافتی حالات کے مطابق ہونا چاہیے۔ ٹیکنالوجی سے حاصل کیے جانے والے فوائد میں عوامی حمایت اور خریداروں کی قبولیت انتہائی لازمی ہے اس سے مزید مراحل بھی منسلک ہیں جن میں معلومات کی سطح، اس سے حاصل ہونے والے فوائد کا شعور، ان پر اعتماد اور بھروسہ بھی شامل ہے۔

بائیوٹیکنالوجی میں ابلاغی حکمت عملیوں کو اختیار کرنے کی تجویز دی جاتی ہے۔ انٹر پرسنل کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کو قبول کروانے کے لئے ضرورت پڑتی ہے جب ماس میڈیا عوام میں شعور، معلومات اور فہم کی ترویج میں مدد دیتا ہے۔ کسی بھی ابلاغی حکمت عملی یا مختلف حکمت عملیوں کے امتزاج کا انتخاب کا تعین مخصوص اطلاع کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔

بین الشخصی تعلق افراد کے درمیان قربت کو فروغ دیتا ہے اور اس میں پیغام کو ایک دوسرے سے منتقل کرنے کے عمل میں حسی ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں اور فوری ردعمل یا فیڈ بیک حاصل ہوتا ہے نیٹ ورک کی تعمیر اور اشتراک عمل میں اضافہ یا مختلف اسٹیک ہولڈر کے اشتراک عمل میں اضافہ یا مختلف اسٹیک ہولڈر کے درمیان مکالمہ ایک دوسرے سے اطلاعات کے تبادلے، فوری ردعمل اور پیغام کی درستگی اور تصحیح کے لئے ضروری ہے۔ آمنے سامنے Faceto Face ابلاغ کا استعمال مختلف ملٹی میڈیا حکمت عملیوں مثلاً اشاعت، الیکٹرونک ہیڈ فارمیٹ، ویڈیو، سی ڈی روم اور نمائش کے ذریعے کیا جا سکتا ہے اس حوالے سے لامحدود طریقے اور امکانات ہیں جو ابلاغ کار اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر استعمال کر سکتا ہے۔

بائیوٹیکنالوجی کے ابلاغ کے عمل کے دوران کیا سیکھا گیا؟

بائیوٹیکنالوجی کا ابلاغ کرنے کے تجربے سے بے شمار سبق حاصل کئے گئے ان میں مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں۔

ابلاغ اطلاعات کو لوگوں تک پہنچا دینے کا ایک طریقہ عمل نہیں ہے۔ اس کی بنیاد اس مفروضے پر ہے کہ پیغام کا غلط فہم، نامناسب اطلاعات کی وجہ سے ہوتا ہے یا صرف مناسب اطلاعات ہی عمل کی جانب راغب کرتی ہیں اس میں مختلف سامعین کے درمیان سماجی مکالمہ اور مذاکرات کا عمل انجام پاتا ہے۔ جن میں فیصلہ ساز، ماہر تعلیم، سائنس دان، اور کنزیومر شامل ہیں۔

بائیوٹیکنالوجی وہ سائنس ہے جو ابھی درمیانی مراحل میں ہے لہٰذا یہ وقتی اور متنازعہ ہے تیاری کے مراحل میں سائنس کی کامیابی کا انحصار ان لوگوں پر ہوتا ہے جو اس کے حوالے سے لوگوں میں شعور بیدار کرتے ہیں۔ اس حوالے سے مختلف قسم کی پبلک کی ضرورت ہوتی ہے، جو بائیوٹیکنالوجی کے قوانین، ضابطوں، حفاظتی مسائل، اخلاقی پہلوؤں، سماجی معاشی تصورات اور بائیوٹیکنالوجی کے ابلاغ کے حوالے سے باخبر گفتگو کر سکیں۔

سائنسی ابلاغ کو مختلف ابلاغی حکمت عملیوں میں سے ایک متحرک (ڈائنامک) حصہ سمجھنا چاہیے۔ ابلاغ کار محض وہ ماہرین نہیں ہوتے جو اطلاعات کو ایک عمل میں ڈال دیتے ہیں بلکہ انہیں معلومات کے حوالے سے ایک سماجی جوش پیدا کرنا چاہیے تاکہ ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

ابلاغ کے کسی بھی عمل کو شروع کرنے سے پہلے لازمی ہوتا ہے کہ موجودہ ماحول میں شامل تمام اجزاء کو مدنظر رکھا جائے، بائیوٹیکنالوجی کے لیے سائنسی ترقی، سیاسی حمایت، کلیدی کرداروں کا کردار اور فیصلہ سازی کے عمل میں اسٹیک ہولڈر کے اثرات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

اس کے علاوہ ان مسائل کی نشاندہی ضروری ہے جن کا تعلق اسٹیک ہولڈرز، ذرائع اطلاعات، اطلاعات کے خلا، وغیرہ سے ہے۔ بائیوٹیکنالوجی کو کسی ملک میں قبول کرنے کے حوالے سے آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے میں مذکورہ عوامل کا کردار انتہائی اہم ہے:

سائنسی ابلاغ میں مختلف عوام محض غیر فعال passive سامعین نہیں ہوتے بلکہ پورے نظام کا فعال حصہ ہوتے ہیں اور یہ سائنسی برادری میں کسی عمل کو شروع کرنے اور اسے مہمیز دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ابلاغی طریقہ کار ابلاغ کے عمل میں محض ایک اوزار کا کام کرتا ہے۔ اور ان کے استعمال کا فیصلہ اور اس طریقہ کار کو کس حد تک استعمال کیا جائے اس کا انحصار اسٹیک ہولڈرز کی ضرورت، اور مقاصد پر ہوتا ہے۔ اس حوالے سے ہر مرحلے پر جائزے کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہم اس طریقہ کار کو استعمال کرتے ہوئے مکمل فوائد سمیٹ رہے ہیں یا نہیں۔

بائیوٹیکنالوجی کے ابلاغ میں شریک تنظیمیں محض مراکز اطلاعات ہیں۔ انھیں فصلوں کی بائیوٹیکنالوجی کے کردار کے حوالے سے باخبر فیصلوں کے لئے سازگار ماحول کی تخلیق میں فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔

بائیوٹیکنالوجی انفارمیشن سینٹرز کا نیٹ ورک:

انٹرنیشنل سروس فار ایکویزیشن آف ایگری بائیوٹیک ایپلی کیشن (ISAAA) وہ نیٹ ورک ہے جو کہ بائیوٹیکنالوجی کے ابلاغ میں مصروف ہے فصلوں کی بائیوٹیکنالوجی ISAAA کا عالمی مرکز کاسا ساؤتھ ایشیا میں ہے جب کہ اس کے دیگر بائیوٹیکنالوجی انفارمیشن سینٹر افریقہ، ایشیا، یورپ اور لاطینی امریکہ میں واقع ہیں۔

یہ مراکز فصلوں کی بائیوٹیکنالوجی کے حوالے سے مشترک آواز بلند کرنے کے لئے مل کر کام کر رہے ہیں اور مستقل ایک دوسرے سے معلومات کا تبادلہ کرنے میں مصروف ہیں۔

حوالہ جات:

Castillo, Gelia. 2003. Science Communication Whose Time Has Come: An Evaluation Report on the Global Knowledge Center on Crop Biotechnology, International Service for the Acquisition of Agri-biotech Applications. Los Baños, Laguna, Philippines.

James, Clive. 2007. The Global Status of Commercialized Biotech/GM Crops: 2007. ISAAA Brief No. 37. ISAAA: Ithaca, NY.

Navarro, Mariechel. 2008. Bridging the Knowledge Divide: Experiences in Communicating Crop Biotechnology. International Service for the Acquisition of Agri-biotech Applications (ISAAA). Los Baños, Laguna, Philippines.

Saner, Marc. 2007. What is Public Involvement? Paper presented during the High Level Policy Dialogue Workshop on Public Perception of Agricultural Biotechnology. Lima, Peru, October 4-5, 2007. Public involvement continuum also available at http://www.hc-sc.gc.ca/ahc-asc/public-consult/res-centre/process_e.html

Traynor, Patricia, Marta Adonis, and Lionel Gil. 2007. Strategic Approaches to Informing the Public

about Biotechnology in Latin America. In Electronic Journal of Biotechnology. Retrieved from http://www.ejbiotechnology.info/content/vol10/issue2/full/12/index.html

Verzosa, Cecillia Cabanero. 2003. Strategic Communication for Development Projects. The International Bank for Reconstruction and Development/The World Bank, USA. Retrieved from http://siteresources.worldbank.org/EXTDEVCOMMENG/Resources/toolkitwebjan2004 pdf.